خلافت لائبریری۔ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

خطبہ نمبر 5

سوموار یکم فروری 1999ء - 14 شوال 1419 ہجری - یکم تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 25

سوموار یکم فروری 1999ء

یتیم کی کفالت کا اجر

حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

میں اور یتیم کی دیکھ بھال میں لگا رہنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔ آپؐ نے سمجھانے کے لئے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر دکھایا کہ اس طرح ہوں گے۔

(صحیح بخاری کتاب الطلاق باب اللعان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقہ کے ممالک خصوصاً سیرالیون کے مسلمان یتامٰی اور بیوگان کی خدمت کی عالمی تحریک

قرآن اور احادیث نبوی کے حوالہ سے یتامٰی کی خدمت کرنے کے اعلیٰ اجر کا تذکرہ

اپنے گھروں میں یتیم بچوں کو پالیں اور ان کی اعلیٰ تربیت کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 29۔جنوری 99ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن :29جنوری 1999ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں بیت الفضل میں آج خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو یتامٰی اور بیوگان کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں اہم نصائح فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے اور ساتھ ساتھ کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ بنی اسرائیل کی آیات نمبر 35 اور ایک اور آیت قرآنی کے حوالے سے فرمایا کہ یتیموں کے مال کی حفاظت کرو۔ اور ترکے کی تقسیم کے وقت یتامٰی اور مساکین کا حصہ بھی نکال لیا کرو اور نرمی اور حسن خلق سے ان سے بات کرو۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کے حوالے سے یتامٰی اور بیوگان کے حقوق کی ادائیگی کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا آج دنیا مظلوموں سے بھری ہوئی ہے یتامٰی اور بیوگان کی کثرت ہے۔ کچھ تو وہ ہیں جن کو جماعت احمدیہ میں ہونے کی بناء پر ظلم کا نشانہ بنایا گیا اور شہداء کے یتیم اور بیوگان ہیں۔ ان سب پر جماعت احمدیہ پوری طرح نگران ہے۔ صرف کفیل ہی نہیں ہے۔ بلکہ پوری معلومات رکھتے ہیں کہ کس کی کیا ضرورت ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت اس بارے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہی ہے۔ حضور نے فرمایا لیکن اس کے علاوہ دنیا میں اول طور پر جو مسلمان یتامٰی اور بیوگان ہیں جن کا کوئی سہارا نہیں۔ ان کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ غربت اور بے چارگی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ قرآنی آیات میں بھی ان کے حقوق کی ادائیگی کی جو تلقین ہے اس میں بھی کسی مذہب کا ذکر نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے متعدد احادیث نبوی کی روشنی میں بیان فرمایا کہ یتیم کی کفالت کرنے والے کا بہت اونچا مرتبہ بیان ہوا ہے۔ سب سے زیادہ اعلیٰ نمونہ خود آنحضرت ﷺ کا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے اچھا سلوک کیا جائے اور بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے بدسلوکی کی جائے۔

حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ نے یتامٰی کے بارے میں کافی اقدامات کئے ہیں۔ ان کے لئے گھر بھی بنائے ہیں اور سکول بھی اعلیٰ درجے کے بنائے گئے ہیں تاکہ ان میں خود اعتمادی پیدا ہو۔ حضور نے فرمایا قادیان میں ایک رواج تھا جواب ہمارے گھروں میں کم ہو گیا ہے کہ یتیم کو گھر میں رکھ کر اس کی اچھی پرورش کی جائے۔ جماعتی انتظام خواہ کتنا بھی اچھا ہو مگر گھر میں یتیم کا پالنا بہت اچھی بات ہے۔ کیونکہ اس میں ہر ہر مرحلے پر اپنے بچوں کے مقابلے میں حسن سلوک کی آزمائش بھی ہوتی ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کی نصیحت کو یاد رکھیں اور اس سنت کو زندہ کرنے کی کوشش کریں۔ گھروں میں یتیموں کو پالیں اور ان کی اعلیٰ تربیت کریں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے باریکی سے بعض اہم نصائح فرمائیں۔ اور فرمایا کہ اگر ان سے حسن سلوک نہ کر سکیں تو ان کو جماعتی انتظام کے سپرد کر دیں اور ان کے اخراجات ادا کرتے رہیں۔ لیکن گھروں میں رکھ کر یتیم سے بدسلوکی ہرگز نہ ہونے دیں۔ اس ضمن میں عورتوں کا کردار سب سے اہم ہے کیونکہ عورتوں نے ہی یتیموں کو پالنا ہوتا ہے۔

بیوگان کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ جوان بیوہ کی خدمت براہ راست نہ کریں بلکہ جماعتی نظام کے تحت کریں تاکہ بہت سے مسائل سے بچا جا سکے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے افریقہ میں خصوصاً سیرالیون میں یتامٰی اور بیوگان کی خدمت کی طرف جماعت کو خصوصی طور پر متوجہ فرمایا۔ اس ضمن میں جماعت انگلستان نے جو نیک خدمت کی ہے حضور نے اس کا تذکرہ فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا افریقی ممالک میں اولیت مسلمان ملکوں کو دیں اگر ہم ان کے حقوق ہی ادا کر سکیں تو یہ بھی بہت بڑا میدان ہے۔ جو ممالک سیاسی طور پر ممالک کو ساتھ ملانے کے لئے خیراتی امداد کرتے ہیں ان میں دخل نہ دیں ایسی جگہ چنیں جہاں تھوڑے مصرف سے زیادہ فائدہ ہو۔ حضور نے فرمایا افریقہ کے مسلمانوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کی روشنی میں حسن سلوک کریں کہ

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کاخر کنند دعویٔ حبّ پیمبرم

یتیم بچوں سے حسن سلوک

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

"رسول کریم ﷺ جب کسی کام کے لئے بازار سے گزرتے۔ یتامٰی آپ کو بازو سے پکڑ لیتے اور کہتے یا رسول اللہ ہمیں فلاں ضرورت ہے۔ آپؐ وہیں رک جاتے اور فرماتے۔ چلو تمہارا کام پہلے کروں"

(تفسیر کبیر جلد دہم ص 220)

"اگر قومی کیریکٹر ایسا اعلیٰ درجہ کا بن جائے کہ جب کوئی مرے تو اس کے بچوں کے متعلق ساری قوم میں ایک زبردست جذبہ اخوت پیدا ہو جائے اور ہر شخص کہے کہ ان بچوں کو میرے سپرد کیا جائے۔ میں اپنے بچوں کی طرح ان کی پرورش کروں گا تو موت کا ڈر ہر شخص کے دل سے نکل جائے اور وہ سمجھنے لگ جائے کہ اگر میں مر گیا تب بھی میری قوم کے افراد ایسے اچھے ہیں کہ وہ میرے بچوں کی میری طرح ہی خبر گیری کریں گے اور انہیں تھپڑوں اور بوٹ کی ٹھوکروں کا نشانہ نہیں بننے دیں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 497)

کفالت یکصد یتامٰی

جو دوست یتامٰی کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں ان سے گذارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی دارالضیافت ربوہ کو کر کے اپنی رقوم براہ راست امانت کفالت یکصد یتامٰی خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔ فی الوقت ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500 روپے سے ایک ہزار تک ماہوار ہے۔ الحمدللہ کہ اس وقت تقریباً گیارہ صد یتیم بچوں کی باحسن طریق کفالت کی توفیق مل رہی ہے۔

سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی دارالضیافت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

صبر کے لئے دعا مانگنا اور صبر کے ساتھ دعا مانگنا یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں

اللہ سچی روح کو کبھی ضائع نہیں ہونے دیتا

سچی روح کے ساتھ اس کے حضور اگر آنسو کا قطرہ بھی بہایا جائے۔ تو پھر وہی رحمتوں کی مسلسل موسلادھار بارشیں بن جاتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 16۔ اکتوبر 1998ء بمطابق 16۔ اخاء 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیات 45 تا 47 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سورۃ البقرہ آیات 45 تا 47 ہیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے۔ ان آیات میں سے پہلی آیت خصوصیت کے ساتھ یہود علماء کو مخاطب ہے۔(۔) یہود عامۃ الناس پیش نظر نہیں یعنی بطور خاص پیش نظر نہیں مگر یہود علماء پیش نظر ہیں کیونکہ تتلون الکتاب جملہ بتا رہا ہے کہ وہ یہودی جو کتاب پڑھا کرتے تھے اور عموماً یہود عوام الناس ان کتاب پڑھنے والوں ہی سے ہدایت مانگا کرتے تھے اس لئے خصوصیت سے اہل کتاب علماء مراد ہیں۔ مگر جو ان کی صفات بیان کی گئی ہیں وہ صفات جب بھی جس قوم کے علماء پر اطلاق پائیں گی وہ سارے مراد ہوں گے۔ قرآن کریم تاریخ سے سبق لینے کے لئے یہ طریق اختیار کرتا ہے کہ پرانے علماء یا پرانی قوموں کے حالات بیان کرتے ہوئے ان کی مشابہتیں پیش نظر رکھتا ہے۔ جب بھی' جس قوم کو بھی ان سے مشابہت ہوگی وہی قرآن کے مخاطب ہوں گے۔ تو اس تمہید کے ساتھ میں اب ان آیات کا ترجمہ اور کچھ ان کی تفسیر بیان کرتا ہوں۔

(فرمایا) یہود علماء اپنے اس دور میں جس میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی اصلاح کے لئے نازل ہوئے' اس دور میں کثرت کے ساتھ ان بیماریوں کا شکار ہو گئے تھے۔ تلاوت تو کتاب کی کرتے تھے مگر اپنے نفوس کو بھول جاتے تھے۔ یعنی تلاوت کرتے تھے اور اس تلاوت سے جو کچھ بھی لوگوں کے سامنے بیان کرتے تھے وہ اچھا تھا یا برا' بعض دفعہ وہ تبدیل بھی کر دیا کرتے تھے مگر یہاں وہ تبدیلی مراد نہیں ہے' مراد یہ ہے کہ وہ تلاوت کتاب سے یہ معاملہ جان لیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ کی تعلیم دے رہا ہے نیکیوں کو پورے خلوص کے ساتھ اختیار کرنے اور بدیوں کو پورے عزم کے ساتھ رد کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ یہ بات بیان کرتے وقت وہ اپنے نفوس کو بھول جایا کرتے تھے۔

یہ اپنے نفوس کو بھولنے کے دو معانی ہیں۔ ایک تو یہ کہ خود اپنے اوپر ان نیکیوں کا' ان نصیحتوں کا عمل نہیں ہوا کرتا تھا۔ بدکردار لوگ تھے لوگوں کے سامنے تو نیکیاں بیان کرتے تھے مگر خود اپنے حال پر کبھی نظر نہیں ڈالتے تھے کہ ہم خود بھی ان نیکیوں کو اختیار کر رہے ہیں یا نہیں۔ انفسکم کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ "اپنے عزیز و اقارب' اپنے قریبی' اپنی جانوں کو جو ان سے تعلق رکھتی ہیں ان کے معاملے میں آکر تو آنکھیں موند لیا کرتے تھے' آنکھیں بند کر لیا کرتے تھے۔ وہ جس حال میں تھے جو کچھ کرتے رہے تھے وہی ان کو اچھا لگتا تھا اور ان کو خاص طور پر نیکیوں کا حکم اور بدیوں سے روکتے نہیں تھے۔ تو یہ سارے معانی اسی آیت کریمہ کے اس محاورے میں شامل ہیں (۔) عوام الناس کو تو تم نیکیوں کا حکم دیتے ہو (۔) مگر اپنی جانوں کو اور اپنے عزیز و اقارب کو بھول جاتے ہو۔

(فرمایا) دوسرا مفہوم یہ ہے کہ خبردار تمہیں پتہ ہے کہ جس عادت میں تم مبتلا ہو اس کو کتاب رد کر رہی ہے' جانتے بوجھتے ہوئے ایسا کرتے ہو۔(۔) پس کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے یا عقل سے کام نہیں لو گے۔

اب جو اگلی آیت کریمہ ہے یہ تمام بنی نوع انسان کو لیکن خصوصیت سے (دین حق کے ماننے والوں کو) مخاطب ہے (۔) اور مدد مانگو صبر کے ساتھ اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ بالصبر والصلوۃ کے دو معانی ہیں جو بیک وقت موجود ہیں۔ 'ب' کا مطلب ایک تو یہ بنتا ہے کہ صبر کی ہی دعا مانگو اور نماز کی دعا مانگو اور دوسرا معنی یہ ہے کہ صبر کے ساتھ دعا مانگو اور نماز کے ساتھ دعا مانگو۔ عموماً مترجمین یہ دوسرا معنی اختیار کر لیتے ہیں حالانکہ یہ دونوں بیک وقت مراد ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کر رہے ہوتے ہیں۔

صبر کے لئے دعا مانگنا اور صبر کے ساتھ دعا مانگنا یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں۔ اگر صبر کے لئے دعا مانگی جائے تو جب تک صبر کے ساتھ دعا نہ مانگی جائے اس دعا کے مقبول ہونے کے امکانات دور کے ہو جاتے ہیں۔ یعنی بعض دفعہ جلدی بھی دعا قبول ہو جاتی ہے مگر بسا اوقات انسان آزمایا جاتا ہے اور اگر اس کی واقعتہً نیت ہے کہ وہ ایک چیز کو اللہ سے چاہتا ہے تو پھر اسے پکڑ بیٹھے اور یہ مضمون ہے بالصبر۔ صبر کرو اور جو نیکی کی دعا تم مانگ رہے ہو اگر تم اس میں واقعتہً سچے ہو' اسی کو پسند کرتے ہو اس نیکی کی دعا ہمیشہ مانگتے رہو کیونکہ وہ تو کسی حال میں بھی بے ضرورت نہیں رہتی۔ نیکی کی تو ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ پس نیکی پر صبر کرنا اور نیکی پر صبر کرنے کے لئے دعا پر صبر کرنا کہ اللہ ہمیں نیکی عطا فرمائے یہ ایک ہی چیز کے دو معنے ہیں' ایک معنیٰ کے دو الفاظ ہیں۔

والصلوٰۃ اور نماز پر یہی صبر والا حکم عائد ہوتا ہے۔ پس اس کو پیش نظر رکھنا بہت ضروری ہے کہ **ہم جو نمازیں پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور نیکیوں کو مضبوطی سے اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ ممکن نہیں ہے جب تک پورے خلوص نیت کے ساتھ ہم اس کے لئے دعا نہ کرتے رہیں۔** اور دعا کی وجہ یہ بیان فرمائی (۔) کہ یہ نیکی اور نماز پر صبر کرنا اور صبر کے ساتھ نماز پڑھنا اور نماز کی دعا کرنا یہ بذات خود (۔) بہت بڑی بات ہے' بہت مشکل کام ہے (۔) سوائے ان لوگوں کے جو خشوع کرتے ہیں۔ تو قرآن کریم کی آیات کا پہلا حصہ دوسرے کی تشریح کر رہا ہوتا ہے اور دوسرا حصہ پہلے کی تشریح کر رہا ہوتا ہے اور ان دونوں کے درمیان ایک اٹوٹ جوڑ ہوا کرتا ہے' نہ ٹوٹنے والا ایک رشتہ ہے۔

(فرمایا) اور خشوع کی وجہ پھر اگلی آیت میں بیان فرما دی گئی۔ خاشعین پر نہ صبر بھاری ہے' نہ نماز بھاری ہے' مگر خاشعین ہوتے کون ہیں (۔) جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ضرور ملنے والے ہیں (۔) اور یقیناً وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ یہاں یظنون کا

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ میں نے "یہ گمان کرتے ہیں" کیا ہے حالانکہ لغات کی کتب قرآن کریم کی اسی آیت کے حوالے سے "یقین رکھتے ہیں" کا ترجمہ پیش کرتی ہیں۔ یہ اس معروف مسلّمہ ترجمے سے جس کو(-) اہل لغت پیش کرتے ہیں میں نے کن معنوں میں احتراز کیا ہے۔ یہ میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں۔

قرآن کریم کے نزول سے پہلے عربوں میں بعض محاورے رائج تھے اور ظن کا محاورہ امید یا توقع کے معنوں میں استعمال ہوا کرتا تھا' یقین کے معنوں میں نہیں۔ مگر جو اہل اللہ جانتے ہیں کہ انہوں نے لازماً پیش ہونا ہے اس لئے وہ اللہ کے سامنے پیش ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ اس پہلو سے اس کا ترجمہ 'یقین' قطعی اور لازمی ہے۔ لیکن پیش ہونے پر یقین رکھنا اور ہے اور لقاء پر یقین رکھنا اور ہے۔ لقاء کا ایک معنی ہے اس کے دربار میں ہمیں رسائی ہوگی' ہم اس سے ملاقات کریں گے یعنی ایک مجرم کے طور پر نہیں بلکہ یہ توقع رکھتے ہوئے کہ وہ ہم پر پیار کی نگاہ ڈالے گا اور ہمیں لقاء باری تعالیٰ ایسے نصیب ہوگی جیسے بعض دفعہ بادشاہ کسی کو اجازت دے دیتے ہیں کہ ان کے دربار تک پہنچے۔

تو لقاء کے دو معنے ہیں۔ جسے یاد رکھنا چاہئے بعض لوگوں کو پیشی کے لئے بلایا جاتا ہے تاکہ ان کی جواب طلبی ہو اس کو لقاء ان معنوں میں نہیں کہہ سکتے جس میں محبت اور چاہت اور اعزاز کا مضمون ہو۔ اور ایک لقاء ہے جسے دیدار کرانا مقصود ہوا کرتا ہے یعنی لقاء سے مراد ہے اللہ اپنا دیدار کرواتا ہے اور ان کا دیدار کرتا ہے۔ تو یہ وجہ ہے کہ یظنون کا لفظ یہاں میرے نزدیک اول معنے وہی رکھتا ہے جو ظن کے معنے ہیں اور اس میں ایک حکمت ہے۔ مومن اپنے اعمال کے اعتبار سے کبھی بھی یقین نہیں کرتے کہ وہ ضرور بخشے جائیں گے۔ وہ اپنے نفس کو جانتے ہیں' اپنی کمزوریوں کو بھی جانتے ہیں۔ مگر جتنا زیادہ بڑا اہل اللہ ہوگا اتنا ہی زیادہ اس میں انکساری پائی جائے گی۔ اس لئے وہ لقاء کی امید تو بہت رکھتے ہیں لیکن یہ گمان ہے کہ اللہ ہمیں اپنے لقاء کا موقع عطا فرمائے گا۔ یقین میں ایک قسم کا استکبار بھی پیدا ہو جاتا ہے' ایک قسم کا تکبر بھی ہوتا ہے کہ ہم! ہم تو اتنے اعلیٰ لوگ ہیں یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ اللہ ہمیں لقاء نہ بخشے اور ان معنوں میں کہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا سے ضرور ملیں گے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے بڑھ کر عارف باللہ کوئی نہیں تھا مگر اپنی بخشش کے متعلق فرماتے ہیں کہ اللہ کے فضل ہی سے بخشا جاؤں گا تو یہ انکسار کی انتہا ہے جس کے نتیجے میں لفظ یقین یہاں اطلاق نہیں پاتا۔ امید تو بہت رکھتے ہیں' خواہش بہت ہے' حرص ہے دل کو' ان معنوں میں ظن ہے مگر یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ مرنے کے بعد ضرور خدا ہمیں بلائے گا۔ وہ ہوتے کون ہیں جو یہ یقین کر سکیں کہ اللہ ہمیں ضرور بلائے گا۔ پس (-) اب اس بات کا تو یقین ہے کہ اس کی طرف لوٹ جائیں گے مگر یہ ضروری نہیں کہ لقاء کے لحاظ سے لوٹیں گے یعنی پیار و محبت کی ملاقات کے لحاظ سے' وہ تو اس کی مرضی ہے مگر لوٹنے کا یقین ضرور رکھتے ہیں اور اس یقین کی وجہ سے خشیت پیدا ہوتی ہے لقاء کے اعلیٰ درجے کے معنوں کے لحاظ سے نہیں مگر پیشی کے لحاظ سے کہ مجھے پیش ضرور ہونا ہے۔ ان کے دل میں بہت خشیت پیدا ہوتی ہے اور وہ ڈرتے رہتے ہیں اور عاجزانہ اس کی راہوں پہ بچھتے چلے جاتے ہیں کہ ہمارا حساب آسان ہو جائے۔

یہ آیات کریمہ ہیں جن کی براہ راست یا اشارۃً تشریح حضرت اقدس مسیح موعود(-) نے اپنے مختلف اقتباسات میں فرمائی ہے یعنی مختلف تحریروں میں یا ملفوظات میں فرمائی ہے جن میں سے اقتباس لئے گئے ہیں۔ پہلا اقتباس ضمیمہ براہین احمدیہ (روحانی خزائن جلد 21 مطبوعہ لندن صفحہ 189) سے لیا ہے۔ **"خشوع کی حالت اس وقت تک خطرے سے خالی نہیں جب تک کہ رحیم خدا سے تعلق نہ پکڑ لے۔"** اب حضرت مسیح موعود(-) کے الفاظ جیسا کہ میں بارہا توجہ دلا چکا ہوں بہت غور سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ رحمٰن سے تعلق تو ذہن میں از خود ابھر آتا ہے اور ایک عام انسان یہی خیال کرے گا کہ لفظ رحمٰن ہونا چاہئے نہ کہ رحیم "خشوع کی حالت اس وقت تک خطرے سے خالی نہیں جب تک کہ رحیم خدا سے تعلق نہ پکڑ لے۔"

رحمٰن کو چھوڑ کر جو اول صفت ہے جس میں سب سے زیادہ مخلوقات سے تعلق کا اظہار ہے اس کو چھوڑ کر جو رحیم کو اخذ فرمایا گیا اس میں گہری حکمت ہے جو مسیح موعود(-) خود کھول رہے ہیں۔ رحیم عمل کی جزا دیا کرتا ہے اور بد عمل کی بد جزا بھی دیا کرتا ہے تو اگرچہ رحیم میں چونکہ رحم کا مضمون ہے اس لئے یہ تو ہو سکتا ہے کہ نیک عمل کی بہت زیادہ جزا دے مگر رحیم میں چونکہ عمل کی جزا کا عمومی مفہوم داخل ہے اس لئے بد عمل کی اتنی جزا ضرور دے گا جتنا بد عمل ہو۔ تو بدیاں اتنی ہی سزا کی مستحق ٹھہریں گی' اتنی ہی سزا کی سزاوار ٹھہریں گی جتنی سی بدی ہے اور یہ رحیمیت کے نتیجے میں ہوا کرتا ہے۔ جزا سزا کا سارا عمل جو ہم اس دنیا میں دیکھتے ہیں یہ تمام نظام رحیمیت کے نتیجے سے تعلق رکھتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں۔ "یاد رہے کہ جب خدا تعالیٰ کا فیضان بغیر توسط کسی عمل کے ہو تو وہ رحمانیت کی صفت سے ہوتا ہے" رحمانیت میں عمل کا توسط کوئی نہیں ہے۔ جب انسان تھا ہی نہیں اس وقت رحمٰن نے اس کو پیدا فرمایا' تمام انعامات اس پر کئے جبکہ کوئی مانگنے والا نہیں تھا لیکن ایک دفعہ جو انعام فرما دیئے ان کا حساب بھی ہوگا اور پھر اگر اس رحمانیت کے تعلق کو کوئی برقرار رکھنا چاہے تو رحیمیت کی صفت کو ملحوظ رکھے بغیر ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ "جب خدا تعالیٰ کا فیضان بغیر توسط کسی عمل کے ہو تو وہ رحمانیت کی صفت سے ہوتا ہے جیسا کہ جو کچھ خدا نے زمین و آسمان وغیرہ انسان کے لئے بنائے یا خود انسان کو بنایا یہ سب فیض رحمانیت سے ظہور میں آیا لیکن جب کوئی فیض کسی عمل اور عبادت اور مجاہدہ اور ریاضت کے عوض میں ہو وہ رحیمیت کا فیض کہلاتا ہے۔"

جس خدا سے آئے ہیں اس کی طرف واپسی کا سفر شروع ہو گیا ہے' بہت دور نکل جاتے ہیں اس سے' رحمانیت کے تعلق کو بھول جاتے ہیں اور اس دنیا میں بہت دور تک بھٹک جاتے ہیں پھر اس کی طرف جو واپسی شروع ہوتی ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے پہاڑ سے اترنے کے بعد پھر چڑھائی شروع ہو جائے۔ پہلے جو پہاڑ کی چوٹیاں نصیب تھیں وہ فضل کے طور پر تھیں ہر کس و ناکس میں یہ طاقت نہیں تھی کہ اس بلند پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ سکے جو رحمانیت کے ساتھ انسان کو متعارف کراتا ہے۔ مسلسل نزول ہے انسان کا' رحمانیت سے چلتے ہوئے وہ آخر اس کھڈ تک پہنچ جاتا ہے جس سے آگے پھر نیچے جانا ممکن نہیں ہوا کرتا پھر وہ جن کو بلند چوٹیاں دکھائی دیں اور اچھی اور پیاری لگیں ان کے دل میں ایک بے تاب تمنا بیدار ہوگی کہ واپس ان چوٹیوں کی طرف سفر شروع کریں۔

یہ مشکل سفر ہے' یہ محنت طلب سفر ہے اس میں صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگنا ضروری ہے ورنہ جن لوگوں کو یہ تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ کوئی کہیں کھڑا ہو جاتا ہے' کوئی کہیں کھڑا ہو جاتا ہے' چڑھتے چڑھتے انتظار کرتا رہتا ہے کہ اب یہ چوٹی سر ہو گئی لیکن اس کے اوپر اور بھی چوٹیاں ہوتی ہیں وہ سر کرتے کرتے پھر انسان سمجھتا ہے کہ اب میں اس مقام پہ پہنچ گیا ہوں جو سب سے بلند و بالا ہے۔ اوپر پھر ایک اور چوٹی دکھائی دیتی ہے۔ یہ چوٹیاں جو دنیاوی پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں یہ تو بعض دفعہ پہاڑوں میں ایک مقام تک پہنچ کر ختم ہو جایا کرتی ہیں مثلاً ہمالہ ہے تو ہمالیہ پہاڑ کی آخری چوٹی ہے وہاں پہنچ کر انسان کہہ سکتا ہے کہ میں نے سب کچھ پا لیا لیکن جو اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کی طرف رخ ہے اس کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کتنی بڑی بلندی ہے جس کی طرف ہم نے چڑھنا ہے۔

تو اگر ہمالہ کی چوٹی تک جاتے جاتے انسان جان جوکھوں میں ڈالتا ہے' طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہوتا ہے اور کئی قسم کے خطرات مول لیتا ہے۔ قدم پھسل جائے تو وہ ترقی کی بجائے تنزل کا گڑھا اس کا مقدر بن جاتا ہے جس سے پھر کبھی نکل نہیں سکتا' یعنی موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ سارے مضامین ہیں جو رحیمیت اور رحمانیت کے موازنے کو آپ پر کھولتے ہیں اور یہی موازنہ ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود(-) اس تحریر میں فرما رہے ہیں۔ "جو کچھ خدا نے زمین و آسمان وغیرہ انسان کے لئے بنائے یا خود انسان کو بنایا یہ سب فیض رحمانیت سے ظہور میں آیا لیکن جب کوئی فیض کسی عمل اور عبادت اور مجاہدہ اور ریاضت کے عوض میں ہو وہ رحیمیت کا فیض کہلاتا ہے۔ یہی سنت اللہ بنی آدم کے لئے جاری ہے" یعنی کوئی بنی آدم اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ "پس جبکہ انسان نماز اور یاد الٰہی میں خشوع کی حالت اختیار کرتا ہے تب اپنے تئیں رحیمیت کے فیضان کے لئے مستعد بناتا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 21 ص 189)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ جو خشوع ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود (-) نے بعض تنبیہات بھی فرمائی ہیں یہ میں ابھی آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ کیونکہ خشوع کے مضمون کو سمجھنے میں بعض دفعہ رقّت ایک دقت پیدا کر دیتی ہے۔ اب واقعات خواہ دینی ہوں یا دنیاوی ہوں اللہ کا ذکر جب آپ کریں اور اس رنگ میں ذکر ہو اس کے بندوں سے سلوک کا کہ وہ رنگ اپنی ذات میں دردناک رنگ ہو یا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کریں اور وہ ذکر ایسا ہو کہ اس کو پڑھتے ہوئے بے اختیار انسان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں اور بیان کرتے وقت اور بھی مشکل ہو جاتی ہے پڑھتے وقت تو انسان کچھ ضبط کر سکتا ہے مگر وہی دردناک واقعہ اگر بیان کرے تو بڑی مشکل پیش آتی ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ آنسو جو ایک دردناک واقعہ کے نتیجے میں پھوٹتے ہیں کیا وہ خشیت کا نشان ہیں، کیا اس کو خشوع خضوع کی علامت سمجھا جا سکتا ہے کہ نہیں۔ یہ مضمون بہت باریک اور بڑی محنت سے نتھارنے والا ہے اور حضرت مسیح موعود (-) نے یہ معرکہ فرمایا کہ اس مضمون کے مختلف پہلو کھول کھول کر بیان کر کے واعظین کے لئے بھی اور ہر کس و ناکس کے لئے اس مضمون کو ایسا کھول دیا ہے کہ پھر اس میں کسی قسم کے اشتباہ کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ اب دیکھیں کئی لوگ جانتے ہیں کہ قصہ پڑھ رہے ہیں اور وہ قصہ دردناک ہوتا ہے۔ اس قصے پر بعض دفعہ لوگ بلک بلک کر روتے ہیں، بعض بچے جب کوئی دردناک کہانی پڑھتے ہیں تو اتنا روتے ہیں کہ ان کی کتاب ہاتھ سے گر جاتی ہے اور روتے روتے سو بھی جاتے ہیں۔ اب اس کو خشوع خضوع تو نہیں کہہ سکتے۔ اگرچہ خشوع و خضوع کے مشابہ معنی ضرور ہیں مگر یہ خشوع و خضوع نہیں ہے اس کے نتیجے میں ان کو کوئی جزاء نہیں دی جائے گی، کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ یہ دراصل نفس کی ایک حالت ہے جس سے لطف محسوس ہوتا ہے۔ جو دل کا درد ہے جب وہ آنکھوں سے ابل پڑے تو ایک سکون ملتا ہے اور آنسو بھی اس لحاظ سے رحمت ہیں اور آنحضرت ﷺ نے انہیں رحمت ہی قرار دیا اور وہ بدنصیب بدّو جو سمجھتے تھے کہ آنکھ کی سختی یہ مردانگی کی علامت ہے اور رونا ایک زنانہ نشان ہے۔ آنحضرت ﷺ جب خود رو پڑتے تھے تو اگرچہ رونا ان معنوں میں تھا جن معنوں میں میں خشوع و خضوع کی اب بات کر رہا ہوں بہت گہرا اور حقیقی عرفان پر مبنی ہوا کرتا تھا مگر آنسوؤں کو آپ نے بہرحال رحمت قرار دیا ہے سمجھانے کی خاطر کہ جس کو اللہ کی رحمت ہی نصیب نہیں ہوئی اسؑ کی آنکھیں خشک ہیں اس کے لئے میں کیا کر سکتا ہوں۔ پس یہ رونے کی صلاحیت کے اعتبار سے دردناک واقعات کو پڑھ کر آپ یہ تو معلوم کر سکتے ہیں کہ آپ کے اندر صلاحیت ہے کہ نہیں مگر اس سے زیادہ نتیجہ نہیں نکال سکتے۔ کچھ ایسے بدنصیب ہوتے ہیں جیسے عرب کے بدّو، جن کے متعلق میں نے بیان کیا ہے کہ ان کی آنکھیں پتھر کی طرح ہوا کرتی تھیں۔ جتنا مرضی دردناک واقعہ ہو جائے، پڑھیں یا سنائیں ان کی آنکھوں میں کوئی آنسو نہیں آئے گا۔ اس لئے کہ وہ ان چیزوں سے بالکل بے تعلق ہوتے ہیں اور رونے کا ایک تعلق کے ساتھ تعلق ہے۔ جب آپ قصہ پڑھتے ہیں تو فرضی کردار سہی لیکن وقتی طور پر انسان ایک Make Belief کے طور پر یعنی بغیر شعور کے از خود اس پر یقین کرنے لگ جاتا ہے اور ایک دفعہ ایک بچے کو میں نے دیکھا جب اس کو رونا آرہا ہوتا تھا کتاب پڑھتے وقت تو ایک دم ہاتھ ہٹا کے کہتا تھا نہیں نہیں یونہی واقعہ ہے کچھ بھی نہیں ہے، یہ ہمارے گھر کے بچوں میں سے ایک تھا تو مجھے ہنسی بھی بہت آئی لیکن اس کی ذہانت کا بھی میں قائل ہوا اس کو یہ پتہ تھا کہ مجھے رونا اس لئے آرہا ہے کہ میں ان باتوں پہ یقین کر رہا ہوں اس لئے وہ بار بار کہتا نہیں نہیں کوئی نہیں ہرگز نہیں، یہ ایسا کوئی نہیں ہوا، خیالی باتیں ہیں اور اس طرح اپنے آنسوؤں کو روک رہا تھا مگر یہ تو اس کو پتہ چل سکتا تھا اور چل گیا کہ میرا دل نرم ہے اور دردناک باتوں پہ رونا آتا ہے مگر تعلق کی وجہ سے آتا ہے یہ بھی اس کو پتہ تھا جب تعلق کاٹ دو تو پھر کوئی رونا نہیں آتا۔

تو خشوع و خضوع دو طریق پر ہوا کرتا ہے۔ ایک فرضی تعلق پر اور ایک حقیقی تعلق پر۔ اب ماں جب بچے کے لئے روتی ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ دکھاوا ہے۔ وہ ایک گہرا تعلق ہے اور وہی ماں جب فرضی قصوں پر روتی ہے تو دکھاوا نہ سہی مگر حقیقت نہیں ہے۔ یہ ہے مضمون جو بہت باریک تجزیہ کو چاہتا ہے ورنہ ہمیں کیا پتہ کہ ہم اللہ کی خشیت سے رو رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ کی محبت سے رو رہے ہیں یا ویسے ہی واقعات ہی دردناک ہیں ان کی وجہ سے ہمیں رونا آرہا ہے۔ یہ تمہید ہے ان اقتباسات کے لئے جو میں نے بیان کی جو میں ابھی آپ کے سامنے پڑھ کے سناتا ہوں۔

اور ایک اور پہلو بھی اس کا یہ ہے کہ بعض اوقات خشوع و خضوع وقتی طور پر آتا ہے اور بعض دفعہ مستقل اثر پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو ان اقتباسات میں جو میں بیان کروں گا، پڑھ کے سناؤں گا، ان میں موجود ہیں۔

ملفوظات جلد اول، (جدید ایڈیشن) صفحہ 100، 101 حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "خدا تعالیٰ نے انسان کی قضاء و قدر کو مشروط کر رکھا ہے۔" قضاء و قدر بھی مشروط ہے یعنی یہ خیال کر لینا کہ قضاء ہے جو لازماً جاری ہوگی اور اس کو ٹالا نہیں جا سکتا، یہ درست نہیں۔ کیونکہ قضاء کو کیسے ٹالا جا سکتا ہے یہ بھی ایک قضاء ہے اور قضائے الٰہی کا ایک حصہ ہے۔ اگر آپ کو علم ہو کہ قضاء کتنے وسیع مضمون پر اطلاق پاتی ہے اور قضاء کے اندر قضاء چلتی ہے تو پھر یہ مشکلات آسانی سے حل ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے انسان کی قضاء و قدر کو مشروط کر رکھا ہے جو توبہ، خشوع و خضوع سے ٹل سکتی ہے۔ جب کسی قسم کی تکلیف اور مصیبت انسان کو پہنچتی ہے تو فطرتاً اور طبعاً اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔"

ہر تکلیف کے وقت انسان خدا کی طرف لوٹتا ہے۔ اور انا للہ وانا الیہ راجعون کا ایک یہ بھی معنی ہے یعنی کہیں کسی مقام پر اسے ایسا دھکا لگتا ہے کہ خدا سے دوری کا سفر اس کے قریب کے سفر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے پتھر دیوار پر ماریں تو وہ لوٹ کر آتا ہے اس طرح بعض دیواروں سے سر ٹکرانے کے بعد انسان کو خدا یاد آتا ہے اور وہ پتھر کی طرح واپس لوٹتا ہے لیکن ان دونوں میں پھر فرق ہے۔ بعض پتھر واپس لوٹتے ہیں مگر کچھ دیر کے بعد زمین پر گر جاتے ہیں لیکن جو شعاعیں ہیں جو روحانیت کی مثال ہیں کیونکہ اللہ نے روحانیت کو نور سے تشبیہ دی ہے وہ جب کسی جگہ سے ٹکرا کر واپس لوٹتی ہیں تو رستے میں نہیں گر جایا کرتیں۔ ان کا سفر مستقل ہوتا ہے۔ کسی وقت، کسی جگہ وہ ختم نہیں ہوتا۔

تو اس طرح یہ نہ سمجھیں کہ ہر شخص کے ساتھ ایک ہی سلوک ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو دنیادار ہوں ان کے پتھر دنیا کی طرف لوٹ جایا کرتے ہیں۔ کچھ دیر کے لئے خدا کی طرف حرکت کی اور پھر وہ پتھر بیچ میں معلق ہوئے اور گر گئے اور وہ جو خدا تعالیٰ کی شعاعیں اپنے دل میں رکھتے ہیں جن کو جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے نور کہا جاتا ہے وہ جب بھی کسی ایسی حالت سے ٹکراتے ہیں جو صدمے کا موجب بنتی ہے تو بعینہٖ اسی شدت اور اسی رفتار کے ساتھ خدا کی طرف واپس مڑنے لگتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں وہ فطرتاً اور طبعاً اعمال حسنہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتے ہیں۔ یہ واحد کا صیغہ چل رہا تھا اس لئے وہی کہنا چاہئے۔ ایسا انسان "اعمال صالحہ کی طرف رجوع کرتا ہے اپنے اندر ایک قلق اور کرب محسوس کرتا ہے جو اسے بیدار کرتا ہے اور نیکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتا ہے" یہ بیداری ہے جو مستقل بیداری ہے عارضی بیداری نہیں۔ "اور گناہ سے ہٹاتا ہے جس طرح پر ہم ادویات کے اثر کو تجربے کے ذریعے سے پا لیتے ہیں اسی طرح پر ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانے پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے اور ربّی ربّی کہہ کر اس کو پکارتا ہے اور دعائیں مانگتا ہے تو وہ رویائے صالحہ یا الہام صالحہ کے ذریعے سے ایک بشارت اور تسلی پا لیتا ہے۔" (ملفوظات جلد اول، جدید ایڈیشن صفحہ 100، 101)

یہ مضطرب الحال جو آستانہ الوہیت پر گرتے ہیں یہ وہی ہیں جن کا میں ذکر پہلے کر چکا ہوں جو دل میں ایک روحانیت کا مرتبہ رکھتے ہیں اور وہی روحانیت کا مرتبہ ہے جو انہیں پھر ہمیشہ خدا کی طرف مائل رکھتا ہے ورنہ یہ اس کی ہمیشگی کی توفیق ممکن نہیں۔ ملفوظات جلد اول صفحہ 273 میں حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں:۔ "جگری گریہ و بکا آستانہ الوہیت پر ہر ایک قسم کی نفسانی گندگیوں اور مفسد مواد کو لے کر نکل جاتا ہے" گریہ و بکا نہیں فرمایا "جگری گریہ و بکا آستانہ الوہیت پر ہر ایک قسم کی نفسانی گندگیوں اور مفسد مواد کو لے کر نکل جاتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔" یعنی محض رونے کے نتیجے میں دل کے فساد آنکھوں کی راہ سے باہر نہیں نکلا کرتے اور دل پاک وصاف نہیں ہوا کرتا بلکہ لفظ جگری کی شرط آپ نے رکھ دی ہے۔

جگری کا معنی ہے جو فی الحقیقت سچا ہو، بہت گہرائی اپنے اندر رکھتا ہو۔ تو ان معنوں میں جگری فرمایا کہ "جگری آہ دبکا آستانہ الوہیت پر ہر ایک قسم کی نفسانی گندگیوں اور مفسد مواد کو لے کر نکل جاتا ہے" جب انسان اس گریہ وزاری سے ایک دفعہ صاف کر دیتا ہے تو دوبارہ وہ مواد پھر واپس نہیں جایا کرتا۔ یہ نشانی ہے جو ہر ایک کے لئے کھلی ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ بہت مشکل مضمون ہے جسے ہم سمجھ ہی نہیں سکتے جسے پہچاننا ہمارے بس کی بات نہیں اس کو پہچاننا وقتی توبہ کے بعد پھر جو مستقل عمل باقی رہ جاتا ہے اس کو پہچاننے کے ساتھ یہ بات بھی پہچانی جاسکتی ہے۔ اگر وقتی گریہ وزاری ہو تو وقتی طور پر انسان اپنے دل کو ہلکا محسوس کرتا ہے، ہر رونے کے بعد ہلکا محسوس کرتا ہے تبھی اکثر رونے کے بعد لوگوں کو نیند آجاتی ہے، دل خالی ہو جاتا ہے، ہر بوجھ اتر گیا۔ لیکن اگر وہ جگری نہ ہو تو جو مواد دل سے نکلا ہے پھر دل اس سے بھر جائے گا اور کوئی گند نہیں ہے جو صاف ہوا ہے وہ خود گریہ کا بوجھ ہے جو صاف ہوا ہے۔

اور اس کو پاک وصاف بنا دیتا ہے ان معنوں میں حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔

"**اہل اللہ کا ایک آنسو جو توبۃ النصوح کے وقت نکلتا ہے ہوا و ہوس کے بندے اور ریاکار اور ظلمتوں کے گرفتار کے ایک دریا بہادینے سے افضل و اعلیٰ ہے۔**" وہ ایک قطرہ کیا ہے جو انسانی زندگی پر گویا رحمتوں کی بارش برسا دیتا ہے۔ ہے ایک قطرہ۔ وہ قطرہ جب خدا قبول فرمالے تو پھر وہ آسمانی زندگی پر گویا رحمتوں کی بارش بن جاتا ہے کیونکہ **اللہ سچی روح کو کبھی ضائع نہیں ہونے دیتا، سچی روح کے ساتھ اس کے حضور اگر آنسو کا ایک قطرہ بھی بہایا جائے تو پھر وہی رحمتوں کی مسلسل موسلادھار بارشیں بن جاتا ہے۔**

تو توبۃ النصوح جو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی توبہ کہ اس کے بعد ان اعمال کا کوئی دھیان ہی دل میں نہ آئے جن اعمال سے توبہ کی ہے خیال بھی نہ گزرے اور یہ توبہ تبھی ممکن ہے اگر ان اعمال کی کراہیت، ان کی بدی، ان کی نحوست کا انسان کو سچا علم ہو۔ اب یہ جو مضمون ہے توبۃ النصوح کا اسے پانا بہت مشکل ہے کیونکہ یہ درست ہے کہ اللہ کے مومن بندے اپنے بعض اعمال کی بدی سے آگاہ ہو جاتے ہیں لیکن جزوی طور پر، اور جزوی طور پر جن سے آگاہ ہو جاتے ہیں ان کو واقعتہً چھوڑ بھی دیتے ہیں۔ مگر جیسا کہ میں بارہا عرض کر چکا ہوں یہ ایک جاری سفر ہے۔ ہر اہل اللہ کے اپنے اپنے درجے اور مراتب ہیں، ان کے مطابق یہ سفر ہمیشہ باقی رہتا ہے لیکن توبۃ النصوح ایک اور چیز کا نام ہے۔

توبۃ النصوح کا مطلب ہے کہ کلیتہً تمام اعمال سیئہ، تمام بدیاں اس طرح بھیانک طور پر انسان کے سامنے ننگی ہو کر آجاتی ہیں کہ ان میں سے ایک کے ساتھ بھی پھر رغبت باقی نہیں رہتی۔ یہ بدی کی طرف رغبت کا نہ ہونا، آگے ایک بہت مشکل مضمون کا تقاضا کر رہا ہے جو مشکل بھی ہے اور آسان بھی۔ آسان ان معنوں میں ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں اگر اللہ سے تعلق سچا ہو جائے تو پھر ایک توبۃ النصوح کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ہر وہ چیز جو اللہ کے تعلق کی راہ میں حائل ہوتی ہے وہ مکروہ اور نہایت گندی دکھائی دیتی ہے۔ جو بھی اس تعلق کو توڑنے والی چیز ہو انسان اس سے تعلق توڑ لیتا ہے اور دوسرا دعاؤں کے نتیجے میں اور محنت کے نتیجے میں (-) یہ مضمون چل رہا ہے اور اس کا یعنی توبۃ النصوح تک پہنچنے کے لئے ایک لمبے سفر کی منازل ہیں۔ (-) ہر قدم پر صبر اور صلوٰۃ کا محتاج کرتی چلی جاتی ہیں۔

اب حضرت مسیح موعود (-) کا ایک نسبتاً لمبا اقتباس پڑھتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ اس بقیہ وقت میں یہ ختم ہو سکے گا کہ نہیں مگر جتنا بھی ہے اسی پر آج خطبے کا اختتام ہو گا۔ فرماتے ہیں۔ "یاد رہے کہ خشوع اور عجز و نیاز کی حالت کو یہ بات ہرگز لازم نہیں ہے کہ خدا سے سچا تعلق ہو جائے" اب متنبہ فرما رہے ہیں سب کو۔ "یاد رہے کہ خشوع اور عجز و نیاز کی حالت کو یہ بات ہرگز لازم نہیں ہے کہ خدا سے سچا تعلق ہو جائے بلکہ بسا اوقات شریر لوگوں کو بھی نمونۂ قہرالٰہی دیکھ کر خشوع پیدا ہو جاتا ہے" وہی پتھر والی بات کہ وہ رستے میں گر جاتا ہے پھر۔ یہاں سے مضمون شروع ہوتا ہے اور پھر آگے اس مضمون کے باریک در باریک پہلوؤں پر حضرت مسیح موعود (-) روشنی ڈالتے چلے جاتے ہیں۔

"بسا اوقات شریر لوگوں کو بھی نمونۂ قہرالٰہی کو دیکھ کر خشوع پیدا ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ان کو کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا اور نہ لغو کاموں سے ابھی رہائی ہوتی ہے مثلاً وہ زلزلہ جو چار اپریل 1905ء کو آیا تھا" یہ کانگڑے کا زلزلہ مشہور ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) کی پیشگوئی کے عین مطابق وہ نہایت ہولناک زلزلہ آیا جس نے ایک وسیع علاقے پہ تباہی مچا دی تو فرمایا۔ "اس کے آنے کے وقت لاکھوں دلوں میں ایسا خشوع اور سوز و گداز پیدا ہوا تھا کہ بجز خدا کے نام لینے اور رونے کے اور کوئی کام نہ تھا۔" وہ جھٹکے جو تھے وہ بہت دنوں تک بار بار آتے رہے اس لئے اس سارے عرصے میں، جس عرصے میں زمین دہلتی رہی ان کے دل بھی دہلتے رہے اور خدا کے خوف سے بار بار رونا آتا تھا اور اس کی طرف بظاہر متوجہ ہوتے تھے۔

"یہاں تک کہ دہریوں کو بھی اپنا دہریہ پن بھول گیا تھا" اس قسم کے اور بہت سے واقعات ہماری تواریخ میں بھی محفوظ ہیں۔ کوئٹے کے زلزلے کے وقت بھی کیا ہوا تھا۔ کس طرح بعض دہریہ اس وقت خدا کے قائل دکھائی دینے لگے تھے لیکن جب وقت گزر گیا تو پھر اسی طرح پرانی زندگی کی طرف لوٹ گئے۔ "اور پھر جب وہ وقت جاتا رہا اور زمین ٹھہر گئی تو حالت خشوع نابود ہو گئی" "زمین ٹھہر گئی" اس وقت خشوع کی حالت جو ایک قسم کا اضطراب دکھاتی ہے وہ دل کے اضطراب کی کیفیت بھی ٹھہر گئی وہ زمین سے وابستہ تھی نہ کہ تعلق باللہ۔ پس جب زمین ٹھہر گئی تو دل کا اضطراب بھی ٹھہر گیا۔

فرماتے ہیں۔ "سنا ہے کہ بعض دہریوں نے جو اس وقت خدا کے قائل ہو گئے تھے بڑی بے حیائی اور دلیری سے کہا کہ ہمیں غلطی لگ گئی تھی کہ ہم زلزلے کے رعب میں آگئے ورنہ خدا نہیں ہے۔ غرض جیسا کہ ہم بار بار لکھ چکے ہیں خشوع کی حالت کے ساتھ بہت گند جمع ہو سکتے ہیں" اس لئے ہر انسان اپنی خشوع کی حالت کا تجزیہ کر سکتا ہے جب تک گند ساتھ جمع ہیں اس حالت خشوع کا نام ایک افسانوی خشوع ہے فرضی اور خیالی اور کہانیوں کا خشوع، اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ "البتہ وہ تمام آئندہ کمالات کے لئے تخم کی طرح ہے" فرمایا ایک بیج کی طرح ضرور ہے۔ وہ وقت جب انسان کا دل متزلزل ہو چکا ہو اور وقتی طور پر ہی سہی، خشیت طاری ہو وہ آئندہ انسان میں نفس کی تبدیلی کے لئے ایک بیج کا کام دے سکتا ہے اور اس کے نتیجے میں جو سفر شروع ہو وہ ایک دائمی سفر بن سکتا ہے۔

"**مگر اسی حالت کو کمال سمجھنا اپنے نفس کو دھوکہ دینا ہے بلکہ بعد اس کے ایک اور مرتبہ ہے جس کی تلاش مومن کو کرنی چاہئے اور کبھی بھی آرام نہیں لینا چاہئے اور سست نہیں ہونا چاہئے۔**" استعین میں یہ تلاش کا معنی، کبھی آرام نہ کرنا اور کبھی سست نہ ہونا (-) یہ سارا مضمون اسی آیت سے تعلق رکھتا ہے۔ "جب تک وہ رتبہ حاصل نہ ہو جائے اور وہ وہی مرتبہ ہے جس کو کلام الٰہی نے ان الفاظ سے بیان فرمایا ہے (-) یہاں حضرت مسیح موعود (-) نے ایک اور پہچان ہمیں دکھادی ہے ایک اور جانچ کا طریقہ سمجھا دیا۔ "ان الفاظ سے بیان فرمایا ہے کہ (-) یعنی مومن صرف وہی لوگ نہیں ہیں جو نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں اور سوز و گداز ظاہر کرتے ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر وہ مومن ہیں کہ باوجود خشوع اور سوز و گداز کے تمام لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو تعلقوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔"

باوجود کا یہاں معنی باوجود کے ان معنوں میں نہیں کہ خشوع نہ بھی ہو تو ایسا ہو۔ فرمایا کہ خشوع کی وجہ سے، خشوع کے وجود کی وجہ سے، باوجود یہاں یہ معنے رکھتا ہے۔ "باوجود خشوع اور سوز و گداز کے تمام لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو تعلقوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور اپنی خشوع کی حالت کو بیہودہ کاموں اور لغو باتوں کے ساتھ ملا کر ضائع اور برباد نہیں ہونے دیتے اور طبعاً تمام لغویات سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔" (-) اور بیہودہ باتوں اور بیہودہ کاموں سے ایک کراہت ان کے دلوں میں پیدا ہو جاتی ہے اور یہ اس بات پر دلیل ہوتی ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ سے کچھ تعلق ہو گیا ہے کیونکہ ایک طرف سے انسان

تبھی منہ پھیرتا ہے جب دوسری طرف اس کا تعلق ہو جاتا ہے۔"

پس لغویات سے اعراض کا طریقہ بھی حضرت مسیح موعود (۔) نے تعلق باللہ ہی بتایا ہے۔ لغویات سے اچانک تعلق نہیں ٹوٹا کرتا واستعینوا بالصبر والصلوۃ والا جو تعلق ہے وہ اچانک نہیں ٹوٹا کرتا اس میں لازماً صبر کے ساتھ اللہ سے مدد مانگتے ہوئے سب سے پہلی چیز جو مانگنی چاہئے اور سب سے آخری چیز جو مانگنی چاہئے وہ اللہ کا سچا پیار ہے۔ کیونکہ لغویات سے منہ موڑنے کے لئے اس میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ پیار کے نتیجے میں اگر منہ موڑتے ہیں تو یہ منہ موڑنا بہت آسان ہے۔ ایک طرف کشش زیادہ ہے دوسری طرف کم ہے۔ طبعی بات ہے جس طرف کشش زیادہ ہو گی چیز اسی کی طرف اٹھ جائے گی۔ دقت محسوس نہیں کرتی۔ کشش ثقل میں بھی یہی مضمون ہے اور مقناطیس جب وزنی چیزوں کو زمین سے اٹھا لیتا ہے تو کشش ثقل ختم تو نہیں ہو جاتی مگر ایک زیادہ بڑی طاقتور کشش نے اس چیز کو اپنی طرف کھینچ لیا۔

پس یہ مضمون ہے جو مسیح موعود (۔) نے بیان فرمایا ہے کہ زمینی تعلقات تمہیں ہمہ وقت اپنی طرف کھینچتے چلے جائیں گے اور اگر تم ان سے اس طرح چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہو کہ وہ طبعی ہو جائے اس میں تمہیں محنت نہ کرنی پڑے یعنی ایک دفعہ اگر تمہیں اللہ سے **تعلق قائم ہو جائے تو وہ تعلق تمہیں کھینچ لے گا اور زمینی تعلق کمزور پڑ جائے گا۔ اگر یہ نہ ہو، تعلق نہ کھینچے تو پھر زمینی تعلق لازماً ہمیشہ بالآخر آپ کو اپنی طرف کھینچتا چلا جائے گا۔**"جب دل کا خدائے رحیم سے تعلق ہو جائے اور دل پر اس کی عظمت اور ہیبت غالب آ جائے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 21 ص 201، 202) یہ آخری فقرہ ہے اس اقتباس کا۔ باقی انشاء اللہ بقیہ اقتباسات آئندہ خطبے میں بیان کروں گا۔

(الفضل انٹرنیشنل 4۔ دسمبر 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پیر یکم۔ فروری 1999ء

12-55 رات۔ جرمن سروس۔
1-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
2-25 رات۔ درس القرآن 98-1-22
3-40 رات۔ انٹرویو محمود احمد شاہد صاحب
4-25 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔ خبریں۔
5-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ مقابلہ حفظ اشعار۔
6-15 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن۔ امریکہ۔ مجلس سوال و جواب۔
7-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
8-20 صبح۔ اردو کلاس۔
9-25 صبح۔ چینی زبان سیکھئے۔
10-45 صبح۔ مہمانوں کی ملاقات۔ 98-6-25
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
12-05 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ حفظ اشعار۔
12-35 دوپہر۔ درس القرآن۔ 98-1-22
2-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-00 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-05 شام۔ فٹ بال فائنل پاکستان۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-45 شام۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
6-15 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-15 رات۔ بنگالی سروس۔
8-15 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس۔
9-25 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ ترکی پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔
11-35 رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 2۔ فروری 1999ء

1-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 7۔
2-15 رات۔ کوئز۔ روحانی خزائن۔
2-50 رات۔ انٹرویو۔ چوہدری نذیر احمد صاحب امیر ضلع بہاولپور۔
3-15 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس۔
4-25 رات۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں۔
5-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 7۔
6-20 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-25 صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ فٹ بال فائنل۔
8-05 صبح۔ اردو کلاس۔
9-15 صبح۔ نارویجین زبان سیکھئے۔
9-50 صبح۔ ہومیو پیتھی کلاس۔
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
11-50 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ ورک شاپ نمبر 7۔
12-20 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 97-8-1
1-25 دوپہر۔ کوئز۔ روحانی خزائن۔
2-00 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-10 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-15 شام۔ طبی معاملات۔ بچوں کی حفاظت۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
6-10 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-10 رات۔ بنگالی سروس۔
8-10 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 99-2-2
9-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ نارویجین پروگرام۔
11-05 رات۔ تلاوت۔ درس الحدیث۔
11-25 رات۔ اردو کلاس۔

بدھ 3۔ فروری 1999ء

12-30 رات۔ جرمن سروس۔
1-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کلاس۔
1-55 رات۔ چلڈرنز کارنر وقف نو۔
2-35 رات۔ ہماری کائنات۔
3-00 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 99-2-2
4-00 رات۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔
5-50 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس۔
6-15 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-20 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو۔
8-00 صبح۔ اردو کلاس۔
9-05 صبح۔ فرنچ زبان سیکھئے۔
9-35 صبح۔ نظم۔
9-50 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔ 99-2-2
11-05 دوپہر۔ تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں
11-50 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ یسرنا القرآن کلاس۔
12-15 دوپہر۔ سواحیلی پروگرام۔
12-55 دوپہر۔ درس الحدیث۔ اردو اور سواحیلی میں۔
1-10 دوپہر۔ ہماری کائنات۔
1-35 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر جلسہ سالانہ عمرکوٹ
2-05 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-10 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-15 شام۔ درثمین۔ نظموں کا صحیح تلفظ۔
5-05 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ جرمن زبان سیکھئے۔
6-15 رات۔ انڈونیشین پروگرام۔
7-15 رات۔ بنگالی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 98-7-10۔
8-20 رات۔ ترجمۃ القرآن 99-1-27
9-25 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ فرنچ پروگرام۔
10-45 رات۔ قصیدہ۔
11-00 رات۔ تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔
11-25 رات۔ اردو کلاس۔

جمعرات 4۔ فروری 1999ء

12-30 رات۔ جرمن سروس۔
1-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔
2-04 رات۔ احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ قیمہ اور شملہ مرچ۔
2-17 رات۔ لجنہ میگزین
3-11 رات۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
4-15 رات۔ جرمن زبان سیکھئے۔
5-05 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں۔
5-55 رات۔ چلڈرنز کارنر۔
6-25 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-25 صبح۔ درثمین نظموں کا صحیح تلفظ۔
7-55 صبح۔ اردو کلاس۔
9-00 صبح۔ جرمن زبان سیکھئے۔
9-35 صبح۔ ترجمۃ القرآن کلاس۔
10-45 صبح۔ نظم۔
11-00 دوپہر۔ تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
11-05 دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ ملاقات۔
12-35 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 97-6-27
1-15 دوپہر۔ لجنہ میگزین
2-10 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-10 سہ پہر۔ اردو کلاس۔
4-10 شام۔ کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
5-00 شام۔ تلاوت۔ خبریں۔
5-40 شام۔ عربی زبان سیکھئے۔
5-55 شام۔ انڈونیشین پروگرام۔
6-55 رات۔ بنگالی سروس۔ مجلس سوال و جواب 94-2-9
7-40 رات۔ بنگالی سروس۔
8-00 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس۔
9-15 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-15 رات۔ سویڈش پروگرام۔ مجلس سوال و جواب غیر احمدی احباب کے ساتھ گوٹن برگ 96-12-3
11-00 رات۔ تلاوت۔ درس ملفوظات۔
11-25 رات۔ اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم محمد منور جمیل صاحب مقیم بیت البشارت سپین حال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 31- اگست 1998ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضرت صاحب نے بچے کا نام محمد احسن عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مولوی محمد جمیل صاحب مرحوم پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد منیر صاحب صدر جماعت احمدیہ قاضی احمد ضلع نواب شاہ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

○ مکرم محمد اجمل صاحب کارکن روزنامہ الفضل ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 25- جنوری 99ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے- از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام کمال احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد جمیل صاحب مرحوم پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ آف دار العلوم غربی کا پوتا اور مکرم مطیع اللہ صاحب آف دار الرحمت غربی کا نواسہ ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) نمائندہ الفضل ضلع اسلام آباد اور راولپنڈی کے دورہ پر (1) توسیع اشاعت الفضل کے لئے نئے خریدار بنانے 2- الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی- (3) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی کے لئے آرہے ہیں- عہدیداران جماعت مربیان کرام اور احباب جماعت سے اس سلسلے میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر)

سکن سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبد الرفیق سمیع صاحب سکن سپیشلسٹ مورخہ 99-2-7 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے- ضرورت مند حضرات ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام

خان نیم پلیٹس

ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لیے ہم سے رجوع کریں

لاہور- فون: 5150862-844862

احباب محتاط رہیں

○ محمد افضل نامی ایک شخص جو خود کو احمدی کہتا ہے اور سول ڈیفنس لاہور میں ملازم ہے۔ مکرم امیر صاحب ضلع ڈیرہ غازی خاں کا ایک جعلی تعارفی خط لے کر جماعتوں میں مختلف بہانوں سے فراڈ کر کے رقوم بٹور رہا ہے۔ احباب اس سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مالی قربانی میں رضاء باری تعالیٰ پیش نظر رہے۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ

"تحریک جدید کے ساٹھ سالہ دور میں ایک دن بھی جماعت کے قدم سست نہیں ہوئے۔"

بفضل خدا تعالیٰ مخلصین جماعت مالی قربانی کی سب سے اعلیٰ غرض خدا کی محبت اور اس کی رضا پیش نظر رکھتے ہیں اس لئے قدم سست نہیں ہوتے سال نو میں بھی اسی غرض کے لئے مالی قربانیاں پیش کر کے ثواب دارین اور اپنے محبوب امام کی دعا حاصل کریں۔

(وکیل المال اول)

یوم مصلح موعود

○ "امراء اضلاع- صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ 20- فروری کو پیشگوئی مصلح موعود کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کر کے احمدی احباب کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹ ارسال کریں۔"

(ناظر اصلاح وارشاد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بل اخبار ماہ جنوری 1999ء مبلغ 00-60 روپے بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری اور الرّحیم نمبر2 جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز

مین کلفٹن روڈ

مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 0231-664 - 5874164

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 30-جنوری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 9 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 17 سنٹی گریڈ
یکم فروری غروب آفتاب- 5-44
2-فروری طلوع فجر- 5-35
2-فروری طلوع آفتاب 7-00

عالمی خبریں

امریکی طیاروں کا عراق پر ایک اور حملہ

بی-بی-سی نے بتایا ہے کہ امریکی ہوائی جہازوں نے عراقی تنصیبات پر تین بم گرائے- یہ بم اس وقت گرائے گئے جب امریکی جنگی طیارے شمالی عراق کے نوفلائی زون پر گشت کر رہے تھے- امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ ان عراقی تنصیبات نے اس وقت ان طیاروں پر فائرنگ کی تھی جب وہ شمالی عراق کے نوفلائی زون میں اپنی معمول کی پروازوں پر تھے-

اسلحہ انسپکٹر عراق میں دوبارہ کام شروع کرسکتے ہیں

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے بتایا ہے کہ سلامتی کونسل اس بات پر غور کر رہی ہے کہ کوئی ایسی حکمت عملی بنائی جائے جس کے مطابق عراق میں اسلحے کے معائنے کا کام دوبارہ شروع کیا جاسکے- سلامتی کونسل عراق کے خلاف پابندیوں کو نرم کرنے کے لئے غور کر رہی ہے- تاہم انہوں نے کہا کہ عراق کے رد عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید پابندیاں اٹھائی جائیں گی-

چین کا انتباہ

چین نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آئے ورنہ چین امریکہ سے اپنے تعلقات ختم کرلے گا- چین کے ترجمان نے کہا کہ تائیوان کو میزائلوں کی فراہمی ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے- انہوں نے کہا کہ مہلک ہتھیاروں کے خاتمے کا دعوے دار خود اسلحہ کی دوڑ کا رستہ ہموار کر رہا ہے-

امریکی میزائلوں سے تباہی

عراق کے شہر بصرہ میں امریکی میزائلوں کے حملے کے نتیجے میں مرنے والوں کی تعداد 24 تک پہنچ گئی ہے- ایک میزائل کے گرنے سے ایک گاؤں کے 20- افراد ہلاک اور 61- زخمی ہو گئے- 7- گھر مکمل طور پر تباہ ہو گئے جبکہ 27 مکانوں کو شدید نقصان پہنچا- بصرہ میں مرنے والوں کی تعداد جو کہ چار ہے کی تصدیق پہلے ہی ہو چکی ہے- پنٹاگون نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ امریکی جہازوں سے میزائلوں کے حملے کے دوران ایک میزائل غلطی سے بصرہ کے قریبی شہری آبادی کے علاقے میں گرا ہے- جس پر انہیں افسوس ہے-

چین میں بم دھماکہ

چین میں ایک پر ہجوم بازار میں بم دھماکہ ہوا جس سے بارہ افراد ہلاک اور 67 زخمی ہو گئے- یہ دھماکہ چین کے وسطی صوبہ نہان میں واقع ایک مارکیٹ میں ہوا- دھماکے کی وجوہات ابھی تک معلوم نہیں ہو سکیں- واضح رہے کہ چین کا یہ وسطی صوبہ اس سال کے آغاز سے بے چینی اور بم دھماکوں کا مرکز بنا رہا ہے-

صدی کا سرد ترین دن

ناروے میں جمعرات کے روز درجہ حرارت منفی 51 درجے سنٹی گریڈ تک گر گیا- اس سے ایک سو سال پہلے 1886ء میں درجہ حرارت منفی 4ء 51 سنٹی گریڈ تک گر گیا تھا- گویا اس سال اس سے بھی 4ء ڈگری مزید کم ہوگیا- اور اس طرح یہ دن موجودہ صدی کا سرد ترین دن بن گیا- ناروے کے حکام نے عوام کو گھروں میں بند رہنے کا مشورہ دیا ہے- اور لوگوں کو اپنے چہرے دھونے سے بھی سختی سے منع کیا ہے- کیونکہ ماہرین کے مطابق اس سے کئی قسم کی مہلک بیماریاں جنم لے سکتی ہیں-

کینیڈا میں یرقان کی وباء

امریکہ سے ناقص خون امپورٹ کرکے اسے کینیڈین شہریوں کو لگانے سے کینیڈا کے 1000 شہری یرقان کا شکار ہو گئے ہیں- یہ ناقص خون امریکی جیلوں کے قیدیوں سے حاصل کیا گیا تھا جو کہ بعد میں کینیڈا کو برآمد کر دیا گیا- اس سلسلے میں متاثر افراد نے کینیڈا کی وفاقی حکومت پر 655 ملین ڈالر ہرجانے کا مقدمہ دائر کر دیا ہے-

بھارت کو بجلی کی فروخت

بجلی کی فروخت کے بارے میں پاکستان اور بھارت کے درمیان بات چیت دہلی میں شروع ہو گئی ہے اس بات چیت میں امرتسر فیروز پور کے علاوہ راجستھان کو بجلی فراہم کرنے کی تجویز پر بھی غور ہو گا- دونو ممالک کے وفود امرتسر اور فیروز پور کو پاکستان سے سو میگاواٹ بجلی کی فراہمی اور اس کی قیمت کے بارے میں غور کریں گے-

کسووو کا بحران

نیٹو نے سربیا اور کسووو کے البانوی نژاد مسلمانوں کی قیادت دونوں سے کہا ہے کہ اگر موجودہ جنگ جاری رہی تو سنگین نتائج برآمد ہوں گے اور پورا علاقہ خطرناک بحران کی لپیٹ میں آجائے گا- اور پھر یہاں فوج بھی تعینات کرنا پڑے گی- برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر اور فرانس کے صدر شیراک نے بھی تنبیہ کی ہے کہ دونوں فریق لڑائی بند کرکے مذاکرات کے ذریعے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں- اور بحران کا منصفانہ تصفیہ تلاش کیا جائے-

ملکی خبریں

فوج کی تنخواہوں میں اضافہ

پاکستان کے وزیراعظم محمد نواز شریف نے سیاچن کے دورے کے دوران اپنے خطاب میں یکم فروری 1999ء سے جوانوں اور افسروں کی تنخواہوں میں 7 سے 33 فی اضافے کا اعلان کیا اور ساتھ ہی بتایا کہ سول ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں پر نظرثانی کے لئے بھی کمیٹی قائم کرنے کا اعلان کیا- یہ کمیٹی 30- اپریل تک اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کرے گی- انہوں نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ قوم اپنا پیٹ کاٹ کر دفاعی ضروریات کو پورا کرے گی- انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر اور سیاچن تیسرے فریق کی ثالثی کے بغیر حل نہیں ہو سکتے- اس لئے ہم ثالثی کا خیر مقدم کریں گے-

سندھ اسمبلی کی کارروائی

سندھ اسمبلی نے معطل شدہ وزیر قانون سلیم ضیاء کی سرزنش کی تحریک منظور کر لی ہے اس تحریک کی حمایت میں مسلم لیگ (ن) کے آٹھ ارکان نے بھی ووٹ دئے جس سے مسلم لیگ (ن) میں پھوٹ کا عمل ظاہر ہو گیا ہے- قائم مقام سپیکر کی ہدایت کے باوجود سلیم ضیاء جب بولنے سے نہ رکے تو قائم مقام سپیکر نے سارجنٹ ایٹ آرمز کو انہیں باہر پھینکنے کا حکم دیا-

ملتان میں دہشت گردی

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے ملتان میں دہشت گردی کے واقعہ پر شدید رد عمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مٹھی بھر دہشت گردوں کو صوبے کا امن تباہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے- انہوں نے کہا کہ حکومت دہشت گردوں کو کچلنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گی

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ
☎ دوکان 53181
گھر 5399
7-سنگھار سنٹر
بیکیگن روڈ لاہور
☎ دوکان 7320977
گھر 7841669

البشارت اینڈ برادرز آٹوز
آٹو سپیئر پارٹس خریدنے کیلئے تشریف لائیں
پروپرائیٹر: سلطان احمد
ساہیوال روڈ نزد اقصیٰ موڑ- ربوہ

ہمارے ہاں جستی روم کولرز- گیزرز- کوکنگ رینج
روم ہیٹرز- ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ
دستیاب ہیں- نیز ریپیئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
☎ 5114822
5118096

دنیا کے بہترین ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز ☎:212352
الفلفا- ڈمیانہ- بربرس- ایڈفاس -/45 روپے 20ML
اشوکا -/65 روپے 20ML (ہومیو پیتھک ادویات کا ہول سیل مرکز)
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز
طارق مارکیٹ ربوہ

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ واقع دارالعلوم شرقی 14/141 رقبہ ۱۵ مرلہ- بجلی- پانی- گیس اور فون کی سہولیات میسر ہیں-
رابطہ فون:-
ربوہ: 04524-213233
پشاور: 091-277219
اعجاز احمد سہری

البشیرز
معروف و قابل اعتماد نام
پیچ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد نام نہاد کلاتھ
جیولرز اینڈ بوتیک
نئی دنیا نئی سوچ نئی جہت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائیٹرز: ایم البشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04942-3171 04524-510

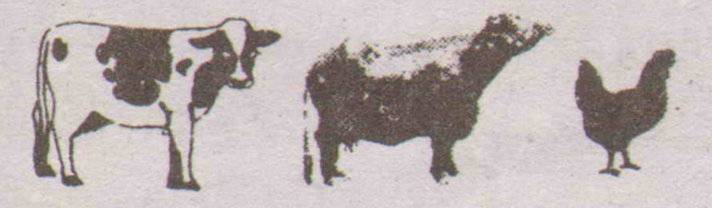
کیورینٹو ادویات حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں-
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیورینٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون: 04524-213156, 771